سوال

(349) عدالت کی یک طرفہ ڈگری سے خلع واقع نہیں ہوتا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم نے آٹھ سال پہلے شادی کی اور دو سال بعد گھریلو ناچاکی کی وجہ سے میری بیوی اپنے میکے چلی گئی اور ان کے میکے والوں نے عدالت سے رجوع کیا لیکن مجھے کوئی نوٹس یا سمن موصول نہیں ہوا۔ اور نہ ہی میں نے تحریری یا زبانی طلاق دی۔ اور عدالت نے یک طرفہ کارروائی کر کے خلع کا فیصلہ دے دیا۔

عرصہ چھ سال بعد اب میری بیوی واپس آنا چاہتی ہے آپ سے سوال یہ ہے کہ کیا اب ہم میاں بیوی کی حیثیت سے رہ سکتے ہیں یا ہمیں نکاح ثانی کرنا پڑے گا قرآن و حدیث کی روشنی میں ہماری رہنمائی فرمائیں۔ شکریہ

(سائل: احسان الحق شعیب ابراہیم کیپٹن جمال روڈ مکان نمبر 13 ساندہ کلاں لاہور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال اگر واقعی مسمی احسان الحق نے اپنی بیوی کی زبانی یا تحریری طلاق نہیں دی اور نہ عدالت کی طرف سے اس کو یا اس کے کسی رشتہ دار کو کوئی نوٹس سمن وصول نہیں ہوا اور اس کی مکمل بے خبری میں عدالت مذکور نے یک طرفہ خلع کا فیصلہ سنا دیا ہو تو پھر بظاہر شرعی خلع کی تعریف صادق نہیں آتی۔ کیونکہ شرعی خلع اس گلو خلاصی کو کہتے ہیں جس میں بیوی اپنے شوہر کو ملک نکاح کے عوض مہر وغیرہ واپس کر کے اس کے حبالہ عقد سے آزادی حاصل کرتی ہے جیسا کہ فقہاء اور علماء نے لکھا ہے۔

1۔ السید محمد سابق مصری خلع کی تعریف میں لکھتے ہیں:

سمی الفداء لأن المرأۃ تفتدی نفسها بما تبذله لزوجها. (1) (فقہ السنۃ ج2 ص253)

کہ خلع کو افتداء اس لئے کہا جاتا ہے کہ عورت اپنی جیب سے کچھ مال مہر وغیرہ خاوند کو ادا کر کے ملک نکاح سے خلاصی حاصل کرتی ہے، یعنی مال کے عوض گلو خلاصی حاصل کرنے کا نام خلع ہے۔

2۔ الشیخ ابوبکر الجزائری خلع کی تعریف یوں ارقام فرماتے ہیں:

الخلع وهو أن تكره المرأۃ البقاء مع زوجها فتخلع نفسها منه بمال تعطيه اياه عوضا عما انفق عليها في الزواج بها. (2) (تفسیر ایسر التفاسیر ج1 ص215)

''جب کوئی عورت بطور بیوی اپنے شوہر کے ساتھ رہنا پسند نہ کرے اور اپنی جیب خاوند کی طرف سے نکاح پر اٹھنے والے اخراجات کے عوض مال دے کر ملک نکاح آزادی حاصل کر لے تو اس عمل کا نام خلع ہے۔

3۔ عنایہ شرح ہدایہ میں یہ تعریف لکھی ہے:

هو في الشريعة عبارة عن اخذ مال المرأة بازاء ملك النكاح بلفظ الخلع. (1) (حاشیہ ہدایۃ: باب الخلع ج 2 ص 404)

''لفظ خلع کے ساتھ خاوند کا ملک نکاح کے عوض عورت سے مال لے کر اپنے حبالہ عقد سے آزاد کر دینے کو شریعت میں خلع کہتے ہیں۔''

4۔ فقہاء کی زبان میں خلع کی تعریف یہ ہے:

فراق الرجل زوجته ببدل يحصل له. (2) (فقه السنة: ج 2 ص 253)

''شوہر کا اپنی بیوی سے کچھ مال لے کر اس سے جدا ہو جانے کو خلع کہتے ہیں۔''

5۔ ابو التویلیس یسوعی لکھتے ہیں خلع امرأته، مال کے عوض عورت کو طلاق دینا۔ (منجد: خلع ص 291)

6۔ منہاج المسلم میں ہے:

عورت کسی وجہ سے اپنے خاوند کو پسند نہ کرنا اور اس کا مال مہر وغیرہ واپس کر کے اس سے خلاصی حاصل کر لینا خلع کہلاتا ہے۔ (ص: 646)

ان تعریفات سے جو حقیقت ابھر کر سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ شرعی خلع میں عورت کے لئے ضروری ہے کہ خاوند سے وصول شدہ مہر وغیرہ واپس کرے، یعنی عورت کی طرف سے مہر وغیرہ کی واپسی خلع کے تحقق میں بنیادی شرط ہے ورنہ عدم ادائیگی کی صورت میں خلع متحقق نہ ہوگا۔

سید سابق مصری تصریح فرماتے ہیں:

الخلع - كما سبق - إزالة ملك النكاح في مقابل مال فالعوض جزء أساسي من مفهوم الخلع فإذا لما يتحقق العوض لا يتحقق الخلع (3) (فقه السنة: ج 2 ص 254)

''گزشتہ بحث سے ثابت ہوا کہ اپنی بیوی سے مال (مہر وغیرہ) واپس لے کر شوہر کا ملک نکاح کو زائل کرنے کو خلع کہتے ہیں۔''

پس اس اصول سے معلوم ہوا کہ عوض خلع کی صحت کے لئے بنیادی جز ہے، لہٰذا جب تک عوض (عورت کا مہر وغیرہ واپس کرنا) متحقق نہ ہوگا شرعاً خلع متحقق (یعنی صحیح) نہ ہوگا چونکہ صورت مسئولہ میں بشرط صحت سوال عدالت نے کی طرفہ طور پر خلع کا فیصلہ سنا دیا ہے تو ظاہر ہے کہ خاوند مسمی احسان الحق کو اس کی بیوی کی طرف سے خلع کے عوض کوئی چیز ادا نہیں کی گئی، لہٰذا یہ خلع کا فیصلہ صحیح نہیں اور نکاح اپنی جگہ جوں کا توں قائم اور بحال ہے۔

تاہم احتیاط اسی میں ہے کہ عدالت کے فیصلہ کو تسلیم کرتے ہوئے، از سر نو شرعی طریقہ سے یعنی 2 گواہون کی موجودگی میں ولی کی اجازت سے نئے مہر کا تعین کر کے نکاح پڑھ لیا جائے۔ کیونکہ خلع کے بعد رجوع کا حق شرعاً ختم ہو جاتا ہے اور بیوی اپنے خاوند کے حبالہ عقد سے آزاد ہو جاتی ہے ہاں اگر عورت کی مرضی ہو تو اپنے اس خاوند سے نیا نکاح شرعاً کر سکتی ہے۔

فقہ السنہ میں ہے:

يجوز للزوج ان يتزوجها برضاها في عدتها ويعقد عليها عقدا جديدا. (1) ج 2 ص 258، ومنها مسلم از شیخ ابو بکر جابر الجزائری ص 467)

خلاصہ کلام کہ صورت مسئولہ میں بشرط سوال خلع شرعاً واقع نہیں ہوا کہ یک طرفہ ہوا اور بغیر عوض کے وجود میں آیا ہے، تاہم احتیاطاً عدالت کے فیصلہ کو تسلیم کرتے ہوئے نکاح جدید پڑھ لیا جائے، یعنی نئے گواہوں نئے مہر اور ولی کی اجازت سے نکاح کیا جائے۔

مفتی کسی قانونی سقم اور عدالتی کارروائی کا ہرگز ذمہ دار نہ ہوگا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص847

محدث فتویٰ